Reg. L. No 1093

THE ALHAKAM

-Qadian-

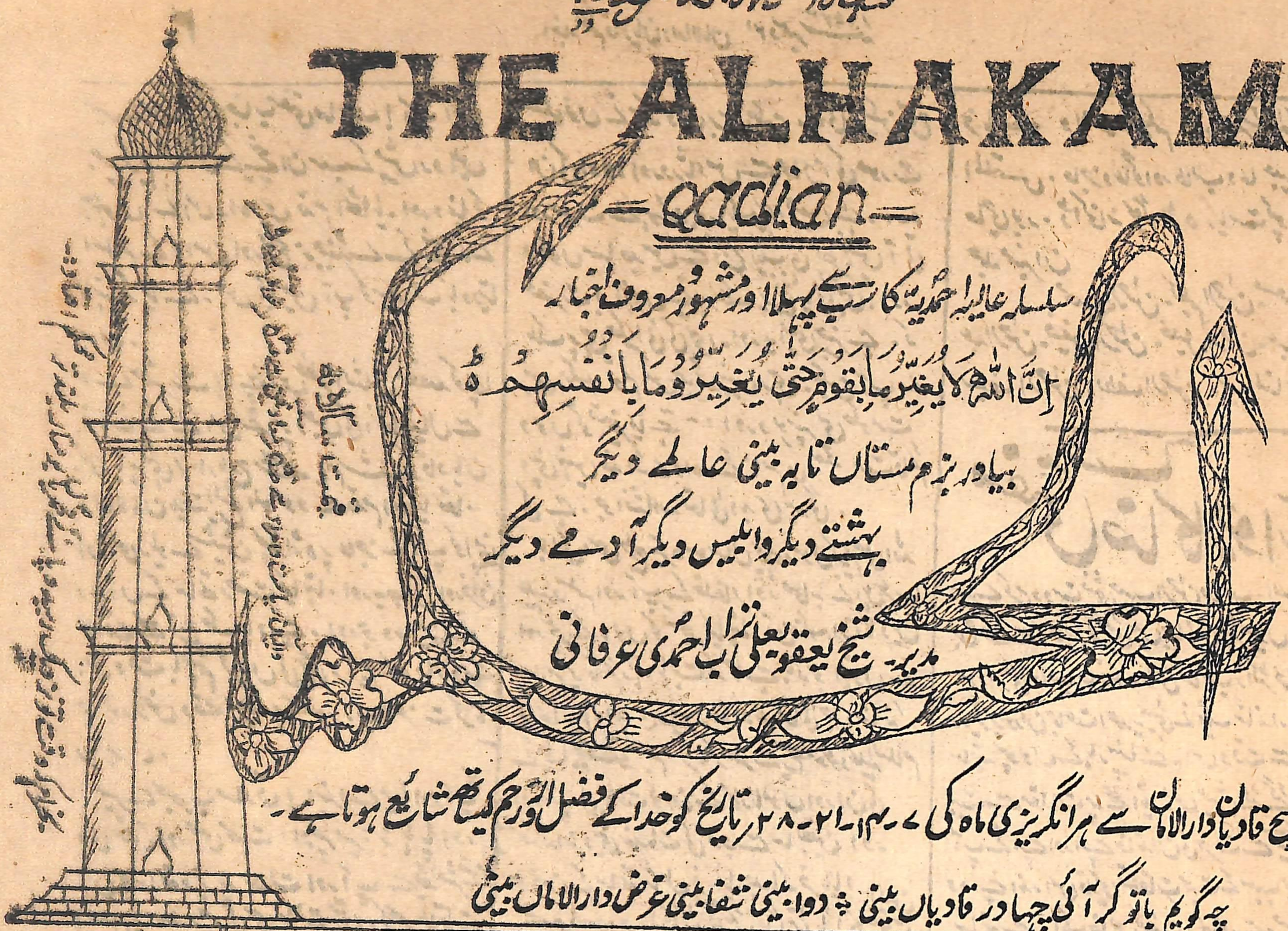

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست وامراء سے [illegible]

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی ✽ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

نمبر ۴۶	۷۲۱۷	مورخہ ۲۱ر دسمبر سنہ ۱۹۲۳ع	جلد ۲۶

ہدیہ حبیب بہ خدمت حبیب

حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں ایڈریس

جماعت احمدیہ حضرت منشی حبیب الرحمن صاحب حاجی پوری کے نام سے واقف ہے۔ منشی صاحب سلسلہ کے ان قدیم اور مخلص فدائیوں میں سے ہیں۔ جن کو حضرت اقدس کے ساتھ اپنی ارادت اور عقیدت میں ہر آن ترقی ہوئی ہے۔ اور کبھی کسی ابتلاء اور امتحان نے ان کے قدم کو پیچھے نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے جو شرائط بیعت میں عہد کیا تھا کہ

عسر اور یسر میں قدم آگے بڑھاؤنگا۔

وہ آگے ہی بڑھتے رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام قدیم سے بھی انہیں بے حد محبت اور اخلاص ہے۔ حضرت مفتی صاحب کی واپسی کی خبر جب انکو معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنے خاندان کے ممبروں کو جو حاجی پور میں موجود تھے۔ مختلف مقامات سے جمع کر کے ایک ایڈریس پیش کیا۔ مگر پروگرام کی تبدیلی کی وجہ سے انہیں اپنی دلی آرزو کے پورا کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ انکے بیٹے عزیز کظیم الرحمن سلمہ الرحمن نے وہ ایڈریس میرے پاس بھیجا ہے۔ میں ایسے احباب کے مطالعہ کے لئے درج کر دیتا ہوں۔ اور اگر ممکن ہوا تو جناب مفتی صاحب کا تحریری جواب بھی دیکھونگا۔ وباللہ التوفیق :۔ (ایڈیٹر)

بعالی خدمت حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب بی۔ فل۔ ایف۔ پی۔ سی۔ (لنڈن) ایف۔ سی پی رام۔ ڈی۔ ایل۔ ایل۔ ٹی۔ اے۔ ایس۔ پی ایم ٹو آر۔ اے۔ ایس ٹو ڈی۔ ڈی۔ ایم۔ پی۔ سی۔ ڈبلیو۔ احمدی مسلم مشنری پروفیسر آف ایسٹرن لینگویجز مدظلہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یسبح للہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض الملک القدوس العزیز الحکیم۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیٰتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین۔ واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ وھو العزیز الحکیم۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم

خدا تعالیٰ کی باتیں اٹل ہوتی ہیں۔ اور اسکے وعدے پورے ہوتے ہیں۔ جو جلوۂ نور آج سے تیرہ سو سال پہلے چمکا اور اشاعت اسلام کی [illegible] میں دلوں کو منور کیا تھا جو بعد زمانہ کے باعث زنگ خوردہ دل اوسکی تاثیر سے محروم ہو گئی تھی۔ آج چودھویں صدی کے مجدد خدا تعالیٰ کے فرستادہ مسیح موعود مہدی آخرالزمان نبی اللہ حضرت

مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے اُس نور کی مشعل ہاتھ میں لیکر اور دلوں سے زنگ دور کر کے پھر منور کیا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں ابوبکر صدیق رضؓ اور عمر فاروق رضؓ جیسے خلفاء راشدہ اور دیگر جلیل القدر صحابہ کی کثیر جماعت پیدا ہوئی۔ اور اُس جلوۂ نور الٰہی سے منور ہو کر تمام جہان میں اوس نور کو پھیلایا۔ آج بھی وعدہ کے موافق خدا تعالیٰ کے فرستادہ فارسی الاصل کی صحبت اور تربیت سے متاثر ہو کر مثیل ابوبکرؓ و عمرؓ اور کثیر جماعت صحابہ کی ظاہر ہوئی جنھوں نے صحابہ کی مانند مشرق سے مغرب تک نئی اور پرانی دنیا میں مشعل نورانی کو لیکر اہل دل کو راہ مستقیم دکھایا۔ اور نہ صرف دکھایا۔ بلکہ اُسپر چلایا۔ اور آیت لما یلحقو بھم کے مصداق بنے۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر [illegible] تراب منزل سے شائع ہوا

میرے معزز و مکرم جناب مفتی صاحب! آپ اس رحیم کریم کے فضل کے نیچے ان سب کے پیش رو ہیں جنہوں نے اس راہ میں قدم اٹھایا۔ اور دنیا کو اسلام کے پر امن اور صلح جو جھنڈے کے نیچے لانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ جس کی میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اے حضرت! اپنے اس عظیم الشان مقصد کو پورا فرمانے کے لئے اس سفر پر (جس کی انتہا خیال سے بھی باہر تھی) ۱۰ر مارچ ۱۹۱۷ء یوم شنبہ کو قادیان دارالامان مدینۃ المسیح الموعود سے قدم اٹھایا تھا۔ اور اسی ریلوے سٹیشن پھگواڑہ پر عاجز نے آپ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا تھا۔ اور یہ جدائی اور فراق کا وقت مجھے آج تک یاد ہے۔ اور جو دعائیں میں نے اس وقت باچشم گریاں کی تھی۔ آج تک جاری ہے جو بطور فرض وقت معینہ پر بحضور رب العزت کرتا رہا ہوں۔

میرے محبوب صادق! ابتدا سے میرا اور آپ کا دلی تعلق اور قلبی محبت اور پھر میرا بڑا پایا اور اس کا ساتھ دیرینہ علالت اور آپ سے بعد المشرقین کا فصل یہ ایسے وہم کی سی حالت تھی۔ کہ پھر ملاقات میسر ہو۔ یا نہ۔ لیکن اس عزیز اور حلیم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ قریباً سات سال نصرت اور کامیابی کے ساتھ گذر گئے۔ جا بجلے بعد میں اور آپ اسی جگہ پر ہیں۔ جہاں آپ عاجز سے اور عاجز آپ سے علیحدہ ہوئی تھی۔

میرے محترم مفتی صاحب! جب خدا تعالیٰ کا فضل شامل ہو۔ تو تمام کوائف دور ہو جاتے ہیں۔ سات سال کا زمانہ بظاہر بعیت بالکل ہوتا ہے۔ لیکن فضل الٰہی کے ہوتے ہوئے کل کی سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کل شب کو جو آپ کی روانگی کا دن تھا۔ تشریف لے گئے تھے اور آج ایک شب کو ٹھیک اسی وقت واپس تشریف لے آئے ہیں۔

اے واجب الاحترام مفتی صاحب! ایک سفر وہ بھی امریکہ دوسرے صاحب مقدرت لوگ بھی کرتے ہیں جو اپنے ذاتی کاروبار اور دنیاوی منافع کے واسطے کرتے ہیں۔ جن کے نتائج محدود ہیں وقت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمیشہ زندہ رہنے اور پھولنے اور پھیلنے والے اور اپنے اندر ابدی تو لئے ہوئے سب آپ کا کام اور خدمات ہیں۔ جو آپ نے زندہ اسلام کے متعلق یورپ اور امریکہ میں خدا کے دار رسول کے نام کا تخم بو دیا۔ اور لنڈن و جرمن اور امریکہ میں مسلمان بنا کر خدائے واحد کے نام کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک پھلتا پھولتا اور بارآور ہوگا۔ جس کی حیات ہم تجربے ہوئے ہیں۔

مسلمانوں نے سیکڑوں برس حکومت کی۔ لیکن آج ان کی اولاد اور درویشوں سے حجاز کی صورت اور سیرت لئے ہوئے ہو۔ ایک بھی نہیں ہے۔ اور لاکھوں مساجد میں سے آج ایک بھی نظر نہیں آتی۔ حضرت! انہوں نے ہر ملک پر فتح پائی تھی۔ اور ملک پر ہی حکمرانی کی تھی۔ اور یہ ایسی چیز ہے۔ کہ کبھی ملک قوم میں ہمیشہ نہیں رہی۔ لیکن آپ نے دلوں کو تسخیر کیا ہے۔ اور دلوں پر ہی حکومت اپنی نہیں خدائے واحد کے نام کی حکومت قائم کی ہے۔ جو انشاء اللہ تعالیٰ ابدی ہوگی۔

بالکل اسی طرح تیرہ سو سال پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء اور صحابہ نے اہل عرب اور عجم کے دلوں کو تسخیر کیا تھا۔ آج تک ان کا دین اسلام پر قائم رہنا ثابت کرتا ہے۔ کہ جو انہوں نے کیا تھا۔ وہ ابدی ہے۔ خداوند تعالیٰ جل شانہٗ نے لما یلحقوا بھم فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کو ان کے کارناموں اور ان کی مخلصانہ دینی خدمات کی وجہ سے سابقین اور اولین کے ساتھ شامل فرمایا۔ جیسا کہ فرمایا! فجعلنٰھن ابکارا عربا اترابا لاصحٰب الیمین ثلۃ من الاولین وثلۃ من الآخرین

میرے محترم جناب مفتی صاحب! جیسا کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ ویسا ہی انسان اپنے عملوں سے شناخت کیا جاتا ہے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ نے اپنے عملوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخشندہ گوہر ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ صلحا اور صادقین میں سے ایک ہیں۔

میرے مخدوم ملت! اگر مجھے طول کلام کا اندیشہ نہ ہوتا۔ تو میں جناب کی قابل تقلید کارناموں کو بیان کرتا۔ جو غیر ممالک میں خدمت اسلام میں آپ سے ظہور میں آئی۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرا پایہ تحریر اور سپاسنامہ سے بڑھ گیا ہے اس لئے میں اپنی زبان اور قلم کو روکتا ہوں اور اپنے اور اپنے خاندان کی ہر فرد کی جانب سے آپ کو نصرت اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس آنے کی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور اپنے اس نیاز نامہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ سے اور آپ کی دینی خدمات سے راضی ہو اور آپ پر دنیا میں ان انعامات کا نزول شروع ہو جائے جو صالحین اور صادقین کے لئے بارگاہ رب العزت سے مقرر ہیں۔ اور اس ہفت سالہ خدمت دین کے عوض جو سات سمندر پار آپ سے ظہور میں آئی۔ اس سے دس گنی عمر مزید آپ کو عنایت فرمائے۔ والسلام علیکم ۲ر دسمبر ۱۹۲۳ء

الملتمس۔ عاجز دعاگو اور طالب دعا حبیب الرحمٰن احمدی حاجی پور۔ ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ
جملہ ممبران
محب الرحمٰن۔ نعیم الرحمٰن۔ مسعود الرحمٰن
عبدالرحمٰن۔ فیض الرحمٰن۔ خلیل الرحمٰن۔ عباد الرحمٰن
لطیف الرحمٰن۔ لطف الرحمٰن۔ عبدالمنان

مفتی صاحب کا جواب

میرے مکرم دوست منشی حبیب الرحمٰن صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ جس وقت سے کہ عاجز کو بمبئی میں جہاز کی سیڑھیوں پر چوہدری سردار علی صاحب حافظ بدر الحق صاحب ڈاکٹر محمد علی اللہ صاحب و دیگر برادران جماعت احمدیہ بمبئی نے ایک شاندار استقبال کے ساتھ پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس وقت سے لیکر اب تک بہت سے مقامات پر مجھے ایڈریس پیش کئے گئے۔ مگر جو ایڈریس آپ نے اپنے اور اپنے خاندان کی طرف سے میرے واسطے لکھا وہ اپنے اندر اس قدیم تعلقات محبت کے سبب جو مجھے آپ کے ساتھ ہے۔ ایک خاص کیفیت رکھتا ہے۔ جس کا ایک عجیب اثر میں اپنے دل میں پاتا ہوں آپ کے ایڈریس میں سب سے زیادہ خوشی دینے والے الفاظ جو میرے لئے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ ”جو دعائیں میں نے بوقت رخصت آپ کے لئے کی تھیں۔ وہ اب تک جاری ہیں۔ بطور فرض وقت معینہ پر بحضور رب العزت کرتا رہا ہوں“ میرے پیارے دوست میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ آپ کی دعائیں مجھے برابر پہنچتی رہیں۔ میں ان کی قبولیت کے آثار اپنے حالات اور واقعات پیش آمدہ میں دیکھتا رہا۔ اور درخواست کرتا ہوں آپ سے اور آپ کے خاندان سے ایسا ہی اپنے دوستوں سے جو موجود ہیں اور خیر خواہوں سے کہ وہ عاجز کے واسطے اپنی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ آپ لوگوں کی پچھلی دعائیں قبول ہوئیں۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی قبول ہوں گی۔ اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے حضور آپ صاحبان کو ملے گا۔ صادق کے محبین کو خدا ضائع نہ کریگا جس نے صادق سے محبت کی۔ خدا اس سے محبت کریگا وھو [illegible]۔ امریکہ میں ایک پادری صاحب بنام جنہم کلارک ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جو میرے ایام سفر میں شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی میری اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تصاویر شائع کی ہیں۔ اور لکھا ہے۔ کہ بائبل کی کتاب یسعیاہ میں جو لکھا ہے۔ کہ صادق کو کس نے مشرق سے مبعوث کیا۔ وہ صادق اس زمانہ کا نبی مسیح موعود ہے۔ جس کا حواری صادق نام امریکہ میں دین اسلام کی اشاعت کے واسطے آیا۔ اور ایک خط میں انہوں نے مجھے لکھا ہے۔ کہ ملک امریکہ کا آئندہ مذہب یہی ہونے والا ہے۔ جس کی آپ نے

اشاعت کی ہے۔ غرض عاجز کے نام میں صادق کے لفظ کا ہونا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی ایک تحریر میں عاجز کو اپنے نام کی طرح صادق فرمانا حکمت سے خالی نہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت نبی اللہ کے اس حسن ظن کے صدقے میرے گناہ معاف ہوں۔ میری کمزوریوں پر پردہ پوشی ہو۔ اور جو کام خدمت دین کے میں کروں انہیں کامیابی ہو۔ اور میری مرادیں۔ اپنے لئے اور اپنے اقرباء دوستوں اور محبین کے لئے اس کے فضل و کرم رحم اور غریب نوازی سے پوری ہوں۔ ان ہفت سالہ سفروں میں جو مصائب یا صعوبتیں یا اضطراب مجھے پیش آئے۔ اس میں میں اپنے سب دوستوں کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ آپ کے اور آپ کے خانہ کے ممبروں کے واسطے نام بنام بھی دعا کرتا رہا جب آدھی رات کو لنڈن کے شہر پر جرمن کے ایرو پلین آتشین گولے پھینکنے شروع کرتے تھے۔ اور لوگ ڈر کر تہ خانوں میں جا گھستے تھے۔ میں اپنے بستر پر لیٹا ہوا دعاؤں میں معروف رہتا تھا جب جہاز خطرناک مقامات سے گزرنے لگتا۔ اور جب کنارہ سمندر پر روکا گیا۔ ان تمام وقتوں میں میرا مشغلہ یہی ہوتا تھا۔ کہ میں اپنے پیاروں کے واسطے دعائیں کرتا۔ میرے پیارے بھائیو میں آپ کی دعاؤں کا مشکور ہوں۔ اور آپ کی محبت کا بھی مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اپنی دینی دنیوی حسنات سے متمتع کرے۔ اس وقت تو فرصت نہیں۔ مگر انشاء اللہ جلد کوئی موقعہ نکال کر آپ کی دلی خواہش کو بھی پورا کروں گا۔ کہ دو تین روز آپ کے دردولت پر قیام کروں۔ والسلام

محمد صادق عفی عنہ

آپ جلسہ پر دیں تو آپ کا کیا فرض ہونا چاہئے

یہ سالانہ اجتماع کی تقریب ہماری جماعت میں حقیقتاً ایک عید کا رنگ رکھتی ہے۔ جب کہ دور دراز اور ہر گوشہ سے برادران طریقت اس مقام پر جمع ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں

ایک پسندیدہ و برگزیدہ مقام ہے

جہاں۔ اس نے اس عظیم الشان مصلح اور موعود کو نازل کیا۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ظہور کا مظہر اتم ہے

اور جو خدا کے نبیوں کی بشارت کے موعود چلا آیا قادیان۔ پاک سرزمین اپنے اندر بہت سے شعائر اللہ رکھتی ہے جس تقریب کو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ فرستادہ نے محض قربت الہٰی سے قائم فرمایا۔ اور اس کی اور ۔ ۔ ۔ ۔ فرمایا کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور مولا کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور ایسی انقطاع پیدا ہو جائے۔ جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

اس مقصد اعلیٰ کے لئے حضرت مسیح موعود نے یہ تقریب قائم فرمائی۔ اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتیں سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے۔ اور پاک تبدیلی بخشے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے خدام کو یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ

تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے کے لئے

اپنی آئندہ زندگی کیلئے عہد کرلیں اور

بدل و جان پختہ عزم سے حاضر ہو جایا کریں

غرض یہ جلسہ معمولی جلسہ نہیں۔ کوئی معمولی تقریب نہیں بلکہ انسانی زندگی کی غایت و مقصود کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ برابر ۱۲ سال سے جلسہ کے موقعہ پر اس قسم کی تحریکوں کی توفیق مجھے ملتی رہی ہے۔ کہ احباب کو اس تقریب پر جمع ہونے کے لئے ترغیب دوں۔ صرف اس لئے کہ

وہ اس طرح پر قوت ایمان میں ترقی کرتے ہیں

آپ اس جلسہ پر آتے ہیں۔ تو آپ کا فرض کیا ہونا چاہئے یہی اور صرف یہی کہ

مقصود ہاتھ سے کے گوہر دکھا جاو جس لئے یہ تقریب قائم کیگئی ہے

بالکل ممکن ہے۔ کہ اس سفر میں بہت سی تکلیفیں پیش آئیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بہت سے امور خلاف طبیعت سامنے آئیں۔ لیکن وہ مقصد عظمیٰ جس کے لئے یہ سفر کیا گیا ہے۔ ان آنی اور فانی تکالیف سے بہت بالا تر ہے اور جس قدر کوئی مقصد بڑا ہو۔ اسی قدر اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔

ایسے بڑے مجمع میں کئی قسم کی فروگذاشتیں ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ کسی کو وقت پر کھانا نہ ملے جب دلخواہ اترنے کے لئے جگہ نہ ہو یا اور کسی قسم کی تکلیف ہو اگرچہ ناظمان جلسہ اپنی امکانی قوت اس امر کے لئے صرف کرتے ہیں۔ کہ باہر سے آنے والے احباب کو حتی الوسع کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ انہیں

خدا تعالیٰ کا ایک نشان یقین کرتے ہیں

اور وہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے والے ہوتے ہیں۔ یاتون من کل فج عمیق

بہر حال ہم کو اپنی کمزوریوں کا اعتراف اور اپنے انتظام میں مزید ترقیوں کی گنجائش کا اقرار ہے۔ اور ہم اپنے بھائیوں سے اس قسم کے نقصوں کے لئے درگزر ہوں پہلے سے معذرت کرکے ان کی چشم پوشی کی توقع کرتے ہیں۔

ہمارے جلسہ کی کامیابی کا معیار مادی حیثیت سے نہیں ہوتا۔ اور نہ ہونا چاہئے۔ جبکہ اس کے قائم کردہ کی غرض ہی کچھ اور ہے۔ تاہم اس میں شبہ نہیں کہ یہی سب سے بڑا اور ضروری موقعہ ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو سلسلے کے کاموں سے واقفیت اور سلسلہ کی ضرورتوں کا علم سلسلہ کے مرکز میں پہنچکر ہوتا ہے۔ اس لئے ان کارکنوں کو جو سلسلہ کی مختلف انسٹیٹیوشن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جوابدہ ہیں یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ وہ سال بھر کے پیش آنے والے اخراجات کو قوم کے سامنے پیش کریں۔ اور ان کی جائز توقع ہوتی ہے۔ کہ

اخراجات مطلوبہ کیلئے کافی فنڈ مہیا کیا جاوے

اس مقصد کے لئے جو ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے جماعت کے اندر زندگی کی روح اور قربانی کی سپرٹ پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے توفیق پائیں

اور اپنے محبوب سے محبوب شے کو خدا کے لئے اور اس کے سلسلہ کی اشاعت کے لئے قربان کر سکیں۔ جو احباب اس جلسہ پر شریک ہوں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ کسی وقت اس مقصد کو فراموش نہ کریں۔ جو اس جلسہ کے قیام کا قرار دیا گیا ہے۔ اور اپنے اس سفر کو وسیلۃ الظفر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس کا یہی طریق ہے۔ کہ وہ ایام جلسہ میں تمام تقریروں کو توجہ سے سنیں۔ اور ان اوقات میں ادہر ادہر پھر کر وقت کو ضائع نہ کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات اور مصافحہ اور عرض حال کا جوش ہر دل میں ہوتا ہے۔ اور یہی وہ آگ ہے۔ جو جملہ مسلمانوں کی روح کو بقا اور دوام عطا کرتی ہے۔ اور اسی سے وہ حس پیدا ہوتی ہے۔ جو معرفت الٰہی کا موجب ہو جاتی ہے۔

لیکن ہر کام کے لئے ایک ترتیب اور قانون لازمی ہے حضرت خلیفۃ المسیح آخر انسان ہی تو ہیں۔ اور ان کے اوقات کی قدر اسی قدر ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے قانون قدرت نے دن رات کی قدر کر دی ہے۔ اور کسی شخص کو ملاقات کے لئے نہ انکار کر سکتے ہیں۔ اور اس وقت جواب دے سکتے ہیں۔ جب تک وہ خود آپ کو دوسرے سے ملاقات کرنے کی فرصت نہ دے۔ آپ کے اخلاق اس امر کی اجازت ہی نہیں دے سکتے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ

وہ چاہیں بھی تو نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ نے یہ مادہ ہی ان میں نہیں رکھا۔ پس ایسی صورت میں خود ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ آپ کے اوقات کی خاص طور پر نگہداشت کریں۔

آپ کے پروگرام پر غور کرو۔

(۱) نمازیں آپ خود پڑھاتے ہیں اور پڑھائیں گے

(۲) دو تقریریں مردانہ جلسہ میں اور انشاء اللہ ایک زنانہ جلسہ میں ہوں گی۔

(۳) رقعہ جات جو ایام جلسہ میں دئے جا سکتے ہیں ان کا پڑھنا۔ اور بعض کو جواب دینا۔

(۴) ملاقاتی گفتگو۔ (۵) مصافحہ اور دعائیں۔

(۶) ملاقاتیں۔

یہ تو آپ کی بیرونی مصروفیت ہے۔ اس کو کچھ تقسیم کرو۔ اور سوچو کہ ملاقاتوں کے لئے کس قدر وقت مل سکتا ہے۔ اس لئے میں نہایت ادب سے اپنے بھائیوں کو باوجود ان کے بڑھے ہوئے جوش کی ہر طرح عزت اور قدر کرنے کے اور اپنے مذاق ایمان کے موافق اس جوش کے انتہائی ترقی کی خواہش رکھنے کے یاد دہی کے طور پر عرض کروں گا۔

ملاقات کے وقت کا ضرور خیال کر سکیں

کہ اس میں برکت اور سہولت ہو گی۔

میں یہ مضمون کاتب کے حوالہ کر چکا تھا۔ کہ مجھے افسر ڈاک کی ہدایات دیکھنے کا موقعہ ملا۔ جو ملاقات کے لئے انہوں نے مقرر کی ہیں۔ میں ان کو یہاں درج کر دیتا ہوں۔ تاکہ

احباب ان پر عمل کریں اور ان سے فائدہ اٹھائیں

مختصر یہ کہ احباب جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے یہ ضروری سمجھیں۔ کہ آپ خود تشریف لائیں۔ اور دوسروں کو لائیں۔ اور انتظام جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے ان تمام قواعد اور ضوابط کی پابندی لازم سمجھیں۔ جو منتظمین انتظام درست رکھنے کے لئے قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ساتھ ہو۔ اور اس جلسہ کو برکات سے بھرپور اور موثر کرے۔ آمین

چٹھی جو افسر ڈاک نے شائع کی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق ایک اعلان اخبار میں کیا گیا ہے۔ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا چند امور اور آپ کی خدمت میں ارسال کر کے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ ان امور سے تمام احباب کو مطلع فرما دیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس بارہ میں اس کام میں خاص طور پر میری مدد فرماویں گے۔

والسلام

خاکسار رحیم بخش قادیان

۱۔ چونکہ تمام جماعتوں سے ملنا ہوتا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ وقت ختم ہونے پر فوراً اٹھ کھڑے ہوں۔ تا دوسرے بھائی حضور کی ملاقات سے محروم نہ رہ جائیں۔

۲۔ ملاقات جب گول کمرہ میں ہو۔ تو ہر ایک جماعت کمرہ کے اندر داخل ہوتے وقت دروازہ میں جوتے کھول دیں۔ لیکن جاتے وقت وہیں اس دروازہ پر نہ آئیں۔ کیونکہ جوتے وہاں سے اٹھا کر دوسرے دروازہ پر رکھ دئے جائیں گے۔ تا وقت فضول طور پر خرچ نہ ہو۔

۳۔ بڑی جماعتیں خصوصاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ فیروزپور وغیرہ اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ اراکین جماعت سب سے پہلے حضور کے پاس بیٹھ جائیں۔ اور باقی دوستوں کو مصافحہ کرتے وقت امیر جماعت یا کوئی اور کارکن جماعت حضور سے مصافحہ کرنے والے کا مختصر تعارف بھی کراتے جائیں۔ اگر کسی صاحب نے کوئی ضروری بات کرنی ہو۔ تو اس کو پہلے ہی اراکین کے ساتھ جانا چاہئے۔ مگر ۲۰ سے زیادہ آدمی ایک وقت پر اندر نہ بیٹھے رہیں۔ تا بھیڑ نہ ہو۔

۴۔ بہتر ہو کہ ملاقات کرانے کے لئے مشورہ کر کے چند کارکن معین کر دئے جائیں۔ جو تمام احباب کو ان ہدایات سے اطلاع دیں۔ اور ان کو سمجھائیں اور ان کے مطابق عمل کروائیں۔ جو صاحب نامزد کئے جائیں۔ ان کی اطلاع خاکسار کو ابھی سے کر دیں۔

۵۔ کارکنان ملاقات کو چاہئے۔ کہ دارالامان پہنچنے پر سب سے پہلے دفتر ڈاک میں تشریف لا کر ملاقات کا وقت معلوم کر لیں۔ تا تمام احباب کو اطلاع دے سکیں۔ ایک نقشہ کی فارم ارسال خدمت ہے۔ اس کی خانہ پری کر کے ارسال فرماویں۔ اگر ڈاک کا وقت تنگ ہو۔ تو یہاں آکر نقشہ دفتر ڈاک میں دیدیں۔ تا اس کو مدنظر رکھ کر وقت کی تعیین کی جائے۔

۷۔ ملاقات کے وقت بیعت کی درخواست نہیں کرنی چاہئے۔ کیوں کہ اس کے لئے الگ وقت حضور دیا کرتے ہیں۔

پروگرام جلسہ سالانہ بابت ۱۹۲۳ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۸ بجے سے ½۹ بجے تک تلاوت قرآن مجید و نظم

½۹ سے ½۱۰ " " احمدیت اور مسیحیت کے متعلق پیشگوئیوں کے ذریعہ مخالفین کے اعتراضات کے جواب — میر قاسم علی صاحب

½۱۰ بجے سے ½۱۱ " نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ مولوی سید سرور شاہ صاحب

½۱۱ " ۱۲ " رپورٹ صدر انجمن احمدیہ۔ سکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ

۱۲ سے ۱ " صداقت مسیح موعود — حافظ روشن علی صاحب

۱ سے ۲ " " نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

۲ سے ۴ بجے تک۔ محمد علی مونگیری کے اعتراضات کے جوابات — حکیم خلیل احمد صاحب

۴ سے ¼۴ " " رپورٹ صیغہ ہائے نظارت

¼۴ " ¾۴ " " [illegible] قرآنی کی ترقی [illegible] صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب

¾۴ " ۵ " ملکانوں کے حالات اور ان کے متعلق تجاویز ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۸ " ½۹ بجے تک تلاوت و نظم

½۹ " ½۱۰ " " فتنہ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داری — چوہدری فتح محمد خان صاحب

½۱۰ " ¾۱۰ " رپورٹ صیغہ بیت المال — ناظر صاحب بیت المال

¾۱۰ " ۱ " حالات تبلیغ غیر ممالک و اپیل۔ مفتی محمد صادق صاحب

۱ " ۲ " نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء

پہلا اجلاس

۸ بجے سے ½۹ بجے تک تلاوت و نظم

½۹ " ½۱۰ " حقیقت روح و مادہ۔ میر محمد اسحاق صاحب

½۱۰ " ½۱۱ " نبی کریم کے متعلق بائبل کی پیشگوئیاں۔ مولوی [illegible] بخش صاحب ایم اے

½۱۱ " ½۱۲ " سلسلہ احمدیہ کا عیسائیت پر حملہ اور اس کا اثر — چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا

نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

ناظر تالیف و اشاعت

پنچایت ترولی کے مزید اور مختصر حالات

اور

کارکنان شدھی سبھا کی مذبوحی حرکات

قبل ازیں آریوں کی مایہ ناز پنچایت کے مختصر حالات ہدیہ ناظرین کر چکے ہیں۔ اب اہم مزید حالات تحریر کرتے ہیں جو جناب محمد ابراہیم صاحب احمدی بی۔ ایس سی۔ انسپکٹر حلقہ متھرا سے بعد تحقیق و تفتیش روانہ کئے ہیں۔

جب ۹ر دسمبر کو یعنی پنچایت کے دوسرے دن بھی آریوں کو کسی قسم کی ظفر و کامیابی کا عنوان نظر نہ آیا۔ اور چاروں طرف سے مایوسی اور حیرت و پریشانی کام دکھائی دیا۔ اور شب کی ظلمت نے بھی۔ اپنے خیمے لگا دیئے تو آریوں نے مطابق مثل مشہور۔ مرتا کیا نہ کرتا ترولی کے دو ہندو ٹھاکروں کو منت و سماجت کرنی شروع کی۔ اور ساتھ ہی روپیہ کا لالچ اور زر کا طمع دیکر مرتد ملکانوں کے ساتھ حقہ نوشی کرنے کے لئے تیار کیا۔ باوجودیکہ انہوں نے ہندو ٹھاکروں کی برادری سے خارج کر دیئے اور ڈنڈ لگانے کے تہدیدات پیش کئے مگر ان شکستہ خاطر آریوں نے رات کی ظلمت میں اپنی ناکامی و نامرادی کو حیز خفا میں رکھنے کے لئے انہیں ہر جائز و ناجائز بات کو تسلیم کیا۔ اور ڈنڈ لگائے جانے پر ادائیگی کا وعدہ بھی دیدیا۔ تب انہوں نے بجبر و اکراہ اپنی مرضی کے خلاف مگر روپیہ اور ان کی منت و سماجت پر نظر کر کے حقہ کے دو تین گھونٹ مرتد ملکانوں کے ساتھ پی لئے۔

۱۰ر دسمبر کو آریوں کے ایجنٹ ہندو ٹھاکروں نے آریوں کے خرچ پر ایک عام دعوت مرتد ملکانوں کو دی اور ۱۱ر دسمبر کو مرتد ملکانوں نے آریوں کے خرچ پر نو گاؤں میں ایک عظیم الشان دعوت کی۔ جس میں باوجود بلائے جانے کے حقہ پینے والے ہندو ٹھاکروں نے بھی شرکت گوارا نہ کی۔ یہاں تک کہ اندھی کے مرتد ملکانے بھی شامل نہ ہوئے۔ غرضیکہ ایام پنچایت میں بنیوں کے مال سے خوب گلچھرے اڑائے گئے۔

مشہور مثل ہے "مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید" مگر جب ترولی کی پنچایت میں کسی قسم کی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب نہ ہوا۔ تو انہوں نے چار پانچ اشخاص کی ایک پارٹی بنائی تاکہ وہ گاؤں بگاؤں دورہ کرے۔ اور ان میں جاکر جھوٹ بولنے کی اجازت اس رنگ میں ظاہر کرے کہ ترولی کے تمام ہندو ٹھاکروں نے مرتد ملکانوں کے ساتھ کھان پان کر لیا ہے۔

خطرہ کا لازم۔ برادری سے خارج ہونے کا الزام حقہ پینے والے ہندو ٹھاکروں کے قلب میں حقہ نوشی کی حالت میں ہی بیٹھ گیا تھا۔ مگر اب اسکے حیز خفاء سے حیز ظہور کا وقت بھی آگیا۔ اور جو مستور تھا وہ ظاہر ہو گیا۔ اور جو مخفی تھا وہ ہویدا ہو گیا۔ جبکہ ترولی کے ہندو ٹھاکروں نے ان حقہ پینے والوں کو برادری سے خارج کر دیا۔ اور ان کی بیویاں اور بچے بھی ان سے علیحدہ ہو گئے۔ اور ان کا چولھا بھی علیحدہ کر دیا گیا۔

علاوہ ازیں ایک اور پنچایت برہمنوں کی موضع سینوا میں ہوئی ہے۔ جس میں برہمنوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو برہمن مرتد ملکانوں کے ساتھ کھان پان کر چکا ہے۔ اسکو برادری سے خارج کر دیا جائے۔ اسی طرح اچھنیرا کے قریب ایک پنچایت برہمنوں کی ہوئی ہے۔ اور ایک دو اور پنچایتیں ہونے والی ہیں۔ جن کے حالات شہود عالم میں آجانے کے بعد ہدیہ ناظرین کئے جائینگے۔ فی الحال ہم اس دن کا انتظار کر رہے ہیں کہ آریہ اب ان بیکس، غریب، برادری سے خارج شدہ ہندو ٹھاکروں کے ملاپ کے لئے کب ڈنڈ ادا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا لم تستحی فاصنع ما شئت۔ جب انسان شرم وحیاء کو بالائے طاق رکھدے۔ تو پھر جو چاہے کرے۔ دیکھو باوجود اس پنچایت کی ناکامی کے جو نصف النہار کی طرح واضح اور ظاہر ہوتے ہوئے جو کسی کے چھپائے چھپ نہیں سکتی۔ یہ جہاں تہاں اخباروں میں کامیابی کے راگ الاپتے جاتے ہیں۔ اور دروغگوئی کو اپنے دھرم کا جزو اعظم سمجھتے ہوئے جھوٹ بولنے سے ذرا بھی نہیں شرماتے۔ ان کی صریح کذب بیانی کو دیکھتے ہوئے بعض دفعہ مرتد ملکانوں نے بھی ان کے پرچارکوں کو پیٹا۔ ابھی چند دن کا واقعہ ہے۔ کہ نو گاؤں میں آریوں کے ایک پرچارک کو تین دفعہ ایک ہی دن میں مرتد ملکانوں نے پیٹا مگر پٹنے پر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اور خواہ مخواہ پیٹنے کا الزام مسلمانوں اور مبلغین پر لگاتے ہیں۔ اس پنچایت کا ذکر کرتے ہوئے منتری شدھی سبھا تحریر کرتے ہیں۔

مولوی صاحبان بھی بہت بڑی تعداد میں سانڈھن کے اشدھ ملکانوں کے ساتھ کئی دن پہلے سے ہی پہنچے ہوئے تھے۔ پنچایت کے روکنے کی مولوی صاحبان کی تمام کوششیں جب بیکار ہوئیں۔ تو غصہ میں آکر شدھی سبھا کے کارکنوں کو گالیاں دینے لگے۔ اور یہ دھمکی دیتے ہوئے کہ اگر تم لوگ سانڈھن کی طرف سے قدم رکھو گے تو تمہیں زندہ در گور کرا دیا جائیگا۔...... مولویوں نے کسی ہندو ٹھاکر کو دو ہزار روپیہ اس لئے دیا ہے کہ وہ اس پنچایت کے اثر کو زائل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ نیز تین ہزار روپیہ اسوقت دینے کا وعدہ کیا ہے جبکہ اس پنچایت کا اثر زائل کیا جاوے۔

(جلال الدین شمس احمدی دار التبلیغ احمدیہ۔ آگرہ)

جے پور میں مسلم راجپوت سکول کا قیام

چودھری نذیر احمد خان صاحب وکیل جے پور جن کی مساعی جمیلہ متعلق انسداد ارتداد مسلمانان ہند پر اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے خصوصاً شہر جے پور اور عموماً راجپوتانہ کے مسلم راجپوت اور دیگر اسلامی طبقوں کو انتہا درجہ کی تاریکی میں پڑے ہوئے دیکھ کر شہر جے پور میں ایک مسلم راجپوت سکول منظور کرایا۔ پریذیڈنٹ صاحب محکمہ خاص و ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن جے پور سٹیٹ نے ۱ر دسمبر ۱۹۲۳ء سے جاری کیا ہے۔ علاوہ اس تعلیم کے جو پرائمری و مڈل مدارس میں دی جاتی ہے۔ دینیات کی تعلیم بھی لازمی قرار دی ہے۔ باہر کے طلباء کے لئے بورڈنگ ہاؤس اور اہل علم کی تفریح کے لئے اسی سکول میں دار المطالعہ بھی قائم کیا ہے۔ سکول کے ماسٹر۔ لائبریری کے سکرٹری۔ سکول کے کلرک نہایت قابل اور ہمدرد اسلام حضرات مقرر کئے گئے ہیں۔ بہ نظر انتظام و بلحاظ تعلیم یہ سکول اپنی نوعیت آپ رکھتا ہے۔ تعلیم مفت ہے۔ اسوقت یہ سکول صرف چھٹی جماعت تک کھولا گیا ہے کیونکہ موجودہ حالت میں اسکا صرف ۳۰۰ روپیہ ماہوار ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد مڈل سکول ہو جائیگا۔ مسلمان راجپوتوں کو اپنا قومی اور عام مسلمانان ہند کو اپنا مذہبی سکول سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کے داخلہ اور مالی امداد میں پورا حصہ لینا چاہیئے۔

(محمد رضوان عثمانی ہیڈ ماسٹر مسلم راجپوت سکول جے پور)

ریویوز

انشاء اللہ جنوری سنہ ۱۹۲۴ء کے پہلے پرچے میں کئے جاوینگے کیونکہ اخبار لکھا جا چکا ہے۔ اسلئے گنجائش نہیں رہی۔

(مینیجر الحکم)

مجاہد مصر کا سفرنامہ

پورٹ سعید سے قاہرہ

میں ریل میں بغیر کھانا کھانے کے بیٹھ گیا۔ طبیعت خراب تھی۔ چکر آ رہے تھے۔ ریل بڑی تیزی سے جا رہی تھی مٹی اور گرد بہت اڑ رہی تھی۔ میں ذرا لیٹ گیا۔ ایک نوجوان افندی سوار ہوگئے۔ اور بیٹھ گئے۔ ایک یا دو گھنٹے کے بعد میری آنکھ کھلی۔ تو انہوں نے سلام کیا۔ اور جھٹ اخباروں کے فائل کھولے۔ جن میں روٹی انڈے نمک ایسی چیزیں تھیں۔ مالٹے بھی تھے۔ اور کہا۔

میں نے انکار کیا۔ انہوں نے اصرار کیا۔ کہ میں آپ کی انتظار کر رہا تھا۔ مجھے بھوک تو لگ رہی تھی۔ خدا کا فضل جان کر کھانے لگا۔ کھایا اور خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ خدا کی حمد ہو۔ جو غیب سے کھانے بھیجتا اور اس کی سب تعریف ہے۔ کہ وہ وہاں سے رزق لاتا ہے۔ جہاں انسان کا وہم بھی نہیں جا سکتا۔ کھانا کھا کر وہ بھی صاحب جن کا نام عبداللہ بکری آفندی ہے مجھ کو غسل کھانے میں لے گئے۔ میرے ہاتھ دھلوائے اور پھر واپس آکر بہت محبت سے باتیں کرتے رہے میں نے سلسلہ کی تبلیغ کی۔ سن کر خاموش سے ہوگئے۔ کہا کہ اگر یہ حق ہے۔ تو خدا قبول کرنے کی توفیق دے۔

(آمین)

اسٹیشن اچھے تھے۔ کھیت سرسبز ریل کے ساتھ دوڑ رہے تھے۔ بعض جگہ اونٹوں کی قطاریں چلتی بہت پیاری معلوم ہوتی تھیں۔ نیل کی چھوٹی چھوٹی شاخیں ہر طرف کو نکلی ہوئی اور بھی خوبصورت معلوم ہوتی تھیں فلاحین کے چہرے پر بے فکری اور بشاشت تھی۔ قوا بہت مضبوط تھے۔

ان کی عورتیں سیاہ لباس سر سے پاؤں تک پہنے ہوئے اکثر ادہر ادہر جاتی نظر آتیں

غرض بہت ہی عجیب نظارہ تھا۔ اگر کوئی چھوٹا بچہ عبا پہنے کرتے میں نظر آتا۔ تو وہ بہت ہی پیارا معلوم ہوتا۔ ایسے ہی جمیل منظر دیکھتے ہوئے ہم قاہرہ کو نہایت خوبصورت اور بڑے سٹیشن پر پہنچ گئے۔

اسٹیشن میں داخل ہونے سے پیشتر یہ شہر اپنی شان سے نظر آنے لگ گیا تھا۔ بڑی بڑی عمارتوں کا سلسلہ دور تک پھیل گیا ہے۔ ہم اسٹیشن پر اترے۔ ایک شامی ساتھ لیا اور اپنا اسباب اٹھوا کر اسٹیشن سے باہر نکلے اسٹیشن بہت بڑا اور خوب صورت ہے۔ باہر تو ایک عجب ہی نظارہ نظر آئی۔ سیکڑوں بگھیاں کھڑی تھیں جن اور دو گھوڑے ہے مجھ کو ناواقف دیکھ کر [illegible] طرف دوڑے۔

دوسری طرف سیکڑوں گدہا گاڑیاں تھیں [illegible] ایک گدہا گاڑی لے کر اس پر اسباب رکھا۔ اور چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور اس کو کہا۔ ڈی ایچ داس کلافیہ کی دوکان پر چلو۔ گدھے والے نے گاڑی چلا دی۔ یہ گاڑیاں اصل میں اسباب ڈھونے کے لئے ہیں۔ مگر لوگ اس پر سواری بھی کرتے ہیں۔ اور عجیب عجیب بات ہے۔ کہ پندرہ پندرہ آدمی سوار ہو کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بازار سیدھے اور کھلے۔ اور بہت صاف اور بہت خوبصورت عمارتیں ایسی بلند تھیں۔ جو آسمان سے باتیں کر رہی تھیں ہزاروں بگھیاں۔ موٹریں۔ گدہا گاڑیاں۔ سائیکلیں گدھے دوڑ رہے تھے۔ اس کے علاوہ خوبصورت ٹرام کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ تمام خوبصورت شہروں کی طرح اس جگہ بھی آدمیوں کے گزرنے کا ایک الگ راستہ بنا ہوا ہے

ہزاروں مصری یورپین۔ ہزاروں یورپین لیڈیاں چل پھر رہی تھیں۔

صبح کا وقت ہوگا۔ جب کہ ہم ڈی ایچ داس کلافیہ کی دوکان پر پہنچ گئے۔ وہ دوکان بند تھی۔ ان کا ایک مسلمان نوکر دوکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دوکان بہت بڑی دوکان ہے۔ اور اپنی شان میں یگانہ ہی دکھا رہی تھا۔

ہم نے مسلمان نوکر سے کہا۔ کہ مالکوں سے اطلاع کرے۔ وہ گیا۔ اس نے جا کر میرے آنے کی خبر دی۔ ڈی ایچ داس نے مجھ کو اپنے مکان پر بلا لیا مکان اچھا بڑا اور خوب صورت تھا۔ جب ہم ان کے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ تو راستے میں لولان کے چوراہے پر محمد علی پاشا کا بت تانبے کا وسط میں گھوڑے پر سوار نصب تھا۔

اس کے ارد گرد تھوڑا سا سبزہ لگا ہوا تھا۔ اور ارد گرد سیر کرنے والوں کے لئے بنچ رکھے ہوئے الغرض محمد علی پاشا کو دیکھ کر میری آنکھوں کے سامنے محمد علی پاشا کی سوانح عمری آگئی اور مجھ کو معلوم ہوا۔ کہ سلطنت حکومت کسی کے گھر کی باندی نہیں۔ بلکہ خدا کے حکم کی غلام ہے۔ جدہر کا حکم ہوتا ہے۔ ادہر کو چلی جاتی ہے اس جگہ بعض انگریز افسر ترکی ٹوپیاں پہنے ہوئے کھڑے تھے۔ جو ان کو بہت ہی بھلی معلوم ہوتی تھیں۔

ہم وہاں سے چل کر [illegible] کے مکان پر پہنچ گئے [illegible] سے ملے۔ کھانا پیش کیا۔ کھانا کھانے سے انکار کیا مگر ان کے اصرار سے کھا لیا۔

مرغی کے گوشت میں پلاؤ پکا ہوا تھا۔ تھوڑے سے چاول میں کھا سکا۔ اور بس۔ میں نے ان کو کہا۔ کہ مجھ کو ایک چھوٹا سا مکان چاہیئے۔ انہوں نے کہا۔ ایک آدمی کا یہاں مکان لے کر رہنا غلطی ہے۔ کیونکہ کرایہ یہاں سخت گراں ہے۔ [illegible] ہوٹل میں رہیں۔ ہم آپ کے لئے ہوٹل میں انتظام کر دیتے ہیں۔ میں حالات سے قطعاً ناواقف تھا۔ میں نے منظور کر لیا۔ اس کے بعد ہم ان کی دوکان پر گئے وہاں سے انہوں نے میرے ساتھ ایک یہودی جنٹلمین فرید نامی جو ان کی شاپ میں ملازم ہے۔ ساتھ دیا مسٹر فرید اچھا خوش اخلاق نوجوان تھا۔ جو کہ عربی فرانسیسی۔ انگریزی۔ گریک۔ اٹالین بولتا ہے۔ وہ میرے ساتھ امریکانی ہوٹل میں گیا۔ اور وہاں میرے رہنے کا انتظام کر دیا۔ چار پاؤنڈ پر ایک ماہ کے لئے کمرہ ملا۔

میں نے کہا۔ کہ اس عرصہ میں میری واقفیت کچھ ہو جائے گی۔ پھر میں مکان ڈھونڈوں گا وہ مجھ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ میں تیار ہو کر نماز پڑھ کر بسترے پر لیٹ کر گہری نیند میں سو گیا۔

اس وقت میرے جسم کا ہر عضو بڑا ابھار رہی اور بوجھل معلوم ہوتا تھا۔

طبیعت تھکی ہوئی۔ اور ہڈیاں ٹوٹی ہوئی معلوم ہوتی تھیں۔ رات کو بغیر کھانا کھائے اسی طرح سو رہا ۲۳ر مارچ ۱۹۲۳ء کی صبح کو اٹھ کر گو بستر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ مگر بھوک نے بیقرار کر دیا۔ کھانے کی دوکان کی تلاش میں نکلا۔ مجھ کو ابھی تک مصری کی واقفیت نہ تھی۔

بہت تلاش کے بعد ایک فول کی دوکان ملی فول یہاں کے لوگوں کی من بھاتی غذا ہے۔ جو سیم کے بیج کی طرح ہوتی ہے۔ یہ فول چھلکے پکائے جاتے ہیں۔

ہر شخص کو دیتے ہوئے بنولوں کا تیل تھوڑا ڈال دیتے ہیں۔ جسے وہ فول فی الزیت کہتے ہیں۔ اور نمک نمک دانی میں میز پر رکھ دیتے ہیں۔

الغرض میرے سامنے جب یہ کھانا آیا طبیعت بہت گھبرائی۔

جس طرح سے اصیل بچھڑے کی پیٹھ پر زین رکھتے سے بدکتا ہے۔ نفس نے بھی بدکنا شروع کیا۔ آنکھیں بہت حسرت سے اس کو دیکھتی تھیں۔ طبیعت قبول نہ کرتی تھی۔ مگر میں نے بہت ہی مشکل سے نصف روٹی کھا کر اٹھ کھڑا ہوا دوکان والوں نے جو ان کی مرضی آئی۔ مجھ سے چارج کر لیا۔

پیٹ میں کچھ ڈال کر پھر گھر کو آیا۔ اور آ کر پھر لیٹ گیا۔ شام تک باہر نہیں نکلا۔ شام کو مغرب کی نماز کے بعد میں کھانے کی تلاش میں نکلا۔ اور اس کوشش میں لگ گیا۔ کہ مجھ کو گوشت کی دوکان مل جائے۔ بہت مشکل کے بعد ایک دوکان ملی۔

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور حضرت استاذی خلیفۃ المسیح اول کے خاص مجربات

۱۔ حب مسیح۔ عطیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جو مقوی معدہ ہاضم طعام دافع درد معدہ و قبض و درد مفاصل اور خرابی حیض و امراض اطفال و درد شکم و قبض و بخار و کھانسی اور ڈبہ وغیرہ کے لئے از حد مفید اکسیر ہے۔ قیمت فی سیکڑہ عہ

۲۔ کشتہ طلا۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے تقویت اعضاء رئیسہ۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور باہ کے لئے ایک بے نظیر چیز ہے۔ نہایت درجہ کا فرحت افزا اور حفظ صحت کے لئے تیس اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزما کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی خوراک ۶/ اور فی سیکڑہ ۵ خوراک تین روپے

۳۔ حقوق مقوی اعصاب۔ جو نہایت درجہ کی مقوی اعصاب و معدہ و دماغ ہے۔ قیمت فی درجن فی سیکڑہ ۵ روپے

۴۔ معجون شاہی یا اکسیر جریان۔ خوشخبری ہو کہ ہماری آٹھ دس سال کی کامل توجہ اور محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص جڑی بوٹیوں اور قیمتی اجزا سے مرکب ہے۔ عطا فرمائی۔ جو کہ جریان اور خواب میں بلا ارادہ منی کے خارج ہونے اور ان سے پیدا شدہ عملہ کمزوریوں کے ازالہ کرنے میں فالواقعہ ایک اکسیر ہے۔ کئی مایوس العلاج مریض جو اپنے آپ کو زندہ در گور سمجھے ہوئے تھے۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ صحتیاب ہو گئے ہیں۔ پھر اس کے استعمال سے بھوک خوب لگتی ہے۔ دودھ اور مکھن خوب ہضم ہوتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ باوجود ممسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے بچپن کی بداعتدالیوں اور غلط کاریوں کے خطرناک نتائج کے اصلاح کرنیمیں اسکو ایک خاص خصوصیت ہے (۵) روغن اکسیر اعصاب۔ بعض حالتوں میں اس معجون کے استعمال کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر اعصاب بھی طلا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ بذات خود ہر ایک قسم کی سستی اور ضعف اور کمزوری اعضائے تناسل کے ازالہ کے لئے بجلی کا کام دیتا ہے۔ ہم نے محض ہمدردی سے بلا مبالغہ بغیر اشتہاری لفاظی کے ایک عجیب الاثر چیز جس کی آپ کو تلاش اور سخت ضرورت ہے۔ پیش کر دی ہے۔ اب حسن ظن کر کے فائدہ اٹھانا آپکے اختیار میں ہے۔

۶۔ اکسیر سوزاک۔ جو نئے اور پرانے سوزاک کو صرف ایک ہفتہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور کر دیتی ہے۔ قیمت ایک ہفتہ کیلئے عہ

۷۔ اکسیر نسواں۔ رحم ایام ماہوار کی بے قاعدگی اور تمام تکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ اس دوائی کے اثر سے مولیٰ کے فضل سے بہت سے تنگ گھر آباد ہوئے۔ قیمت ایک ہفتہ کی خوراک کیلئے عہ

۸۔ سرمہ مروارید۔ یہ سرمہ ضعف بصارت کے لئے نہایت اکسیر ثابت ہوا ہے۔ حتی کہ بعض نے اس کے تھوڑے استعمال سے عینک کو ترک کر دیا۔ ایسا ہی پرانے ککروں کے لئے بھی مفید ہے۔ بلکہ جسم تر ثابت ہوا ہے۔ فی تولہ چار روپے

نوٹ۔ ہمنے اپنی ادویہ کے خواص بیان کرنے میں برعایت تہذیب عمداً اشارات سے کام لیا ہے۔ ورنہ ان تمام امراض مردانہ و زنانہ کیلئے جنمیں آج ایک دنیا مبتلا ہے۔ اور جن کو طبیبوں کے سامنے بیان کرنے میں شرم آتی ہے بے نظیر ہے۔ بعض ۵ یہ کہ قیمتیں واجبی رکھی گئی ہیں۔

خاکسار محمد الدین احمدی گوجرانوالہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں۔ اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول بھی آپکی بعض دوائیں کو استعمال کرواتے تھے۔ کہ اخلاص اور محبت سے تیار کیگئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی۔

خاکسار مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی)

احمدی جماعت کے غور طلب

لاہوری دہریہ سماج (دیو سماج) کی حالت

لاہور میں دہریوں کی ایک سماج ہے۔ جو دیو سماج کے نام سے موسوم ہے۔ اس سماج کے بانی مبانی پنڈت ستیانند اگنی ہوتری ہیں۔ جن میں سے ایک زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسئلہ الہام پر خط و کتابت بھی ہوئی تھی۔ اور جن کے رسالہ برادر ہند دہند و بانڈھو، میں حجۃ اللہ کے اکثر مضامین آریہ سماج کی تردید میں شائع ہوا کرتے تھے۔ اس وقت اگنی ہوتری صاحب برہمو اور خدا کے قائل تھے پھر ایک زمانہ تک وہ خود بھی الہام کے قائل رہے مگر بعد میں انہوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انکار کر دیا۔ اسی دسمبر میں ان کی ۷۳ ویں سالگرہ کا جلسہ لاہور میں ہوگا۔ اس سماج کے اخبار جیون تت نے ۱۱ دسمبر ۱۹۲۳ء کو دیو تما نمبر نکالا ہے۔ اس نمبر میں دیو سماج کے گذشتہ چالیس برس کے کام پر ایک مختصر سا ریویو ہے۔ اس میں سے بعض باتیں میں اس لئے درج کرتا ہوں۔ کہ ہم اپنے کام کا اندازہ کر سکیں۔

دیو سماج کی منقولہ و غیر منقولہ جائداد۔ دیو سماج کے قائم ہونے پر اس کی اس وقت کوئی جائداد نہ تھی۔ مگر اب دیو سماج کی اپنی جس قدر جائداد ہو گئی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے

(۱) قریباً چھ لاکھ روپیہ کی مالیت کے مکانات اور زمینیں۔

(۲) اندازاً چار لاکھ روپیہ کی جائداد۔ سندھ کے دیوان ہاسامل صاحب سے دیو سماج کو دیوان ہاسامل ایجوکیشنل چیریٹیبل ٹرسٹ کے طور پر ملی ہے۔

(۳) قریباً ۸۰ ہزار نقد ہاتھ میں

(۴) قریباً دو لاکھ روپیہ کی وصیتیں۔

میرا مطلب اس اندراج سے یہ نہیں۔ کہ میں دنیات کی روشنی میں خدا کی قائم کردہ کے کام کو دیکھنا یا دکھانا چاہتا ہوں۔ بلکہ میری غرض صرف یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو خدا سے دنیا کو منکر بنا رہے ہیں۔ اور جن کی تعداد تازہ مردم شماری کے رو سے پنجاب میں [illegible] ہے۔ جس میں عورتیں اور بچے سب شامل ہیں۔ اپنے مقاصد و اغراض کے لئے اتنی بڑی قربانی کر سکتی ہے تو وہ جماعت جس کا مقصد خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہے۔ کس قدر قربانی کے لئے طیار ہونی چاہیے

تعلیمی کام | تفصیل تعلیمی کام کی بہت بڑی ہے۔ میں اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں دیتا ہوں

دیو سماج کی طرف سے تین ہائی سکول چل رہے ہیں۔ ایک لڑکیوں کے لئے۔ دو لڑکوں کے لئے

ان کے علاوہ دو درجن اور مختلف سکول ہیں جن میں سے تین خاص طور پر اچھوتوں کے لئے ہیں ان تمام سکولوں میں ڈیڑھ ہزار بچے تعلیم پاتے ہیں

(۲) دیو سماج کے ایک معزز ممبر نے فیروزپور میں ایک کالج قائم کیا ہے۔

(۳) دیو سماج نے مستورات کی تعلیم میں بھی خاص طور پر دلچسپی لی ہے۔ اور [illegible] کارکن ہیں۔ جن میں [illegible] عورتیں ہیں۔ [illegible] شادی شدہ،

ان میں سے دو درجن کے قریب ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنے معقول روزگاروں اور دنیوی ترقی کی امیدوں کو ترک کر کے سماج کے کام کے لئے قربانی کی ہوئی ہے۔

یہ مختصر سا خاکہ دیو سماج کے کام کا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کی قائم کردہ جماعت جس کے اغراض و مقاصد میں ان لوگوں کو بھی خدا کے حضور جھکانا ہے۔ اپنی ذمہ واری کا خاص طور پر احساس کرے گی۔

اطلاع

جیسا کہ اس سے پہلے لکھا جا چکا ہے ۱۹۲۳ء کیلئے خریداران الحکم کے نام سالانہ قیمت وصول کرنیکیلئے وی پی نکالا گیا ہے۔ اس خیال سے کہ اخبار وقت پر پہنچ جاوے وی پی میں کوئی پرچہ [illegible] ہے۔ اسوقت بہت سے خریداروں کے نام الحکم کی ۱۹۲۳ء کی قیمت باقی ہے۔ جبکہ سال ختم ہو رہا ہے۔ اور اس سال کے صرف دو پرچے باقی ہیں۔ جن احباب کے نام ۱۹۲۳ء کی بقیہ قیمت کا وی پی کیا گیا مجھے امید ہے۔ کہ وہ اپنی اخلاقی اور مالی فرض کا پورا احساس کریں گے۔ اس لئے کہ اب گویا قیمت بعد میں وصولی ہوتی ہے ۱۹۲۲ء کے حسابات درست ہو رہے ہیں۔ اور میں نے مینیجر صاحب الحکم کو ہدایت کی ہے۔ کہ جس قدر پرچے ان سالوں میں جاری رہے ہیں۔ ان کا حساب کر کے بقایا داران سے وصول کی جاوے۔ پس میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ ایسے تمام دوستوں کے نام جنوری کے پہلے ہفتہ سے وی پی کئے جاوینگے ان شاء اللہ وصول فرما کر اپنے خادم کار خانہ کو ممنون فرماویں۔ عرفانی ایڈیٹر الحکم

کارخانہ الحکم کا سالانہ جلسہ کی تقریب پر رعایتی اعلان

تین روپیہ کی کتابیں ایک روپیہ میں

یہ رعایت ۳۱ جنوری ۱۹۲۴ء تک جاری رہیگی

خدا کے فضلوں کے عملی شکریہ میں میں نے ایک مرتبہ اخبار الحکم کا بقایا چھ ہزار سے زائد روپیہ ان خریداران کو معاف کر دیا تھا جن کے ذمہ اخبار کی قیمت باقی تھی۔ اور وہ ایک یا دوسری وجہ سے ادا نہ کر سکتے تھے۔ آج میں ایک اور اعلان کرتا ہوں۔ میری نیت اس اعلان میں جو کچھ ہے۔ اسے میرا مولا خوب جانتا ہے۔

کارخانہ الحکم نے ہمیشہ ایسی کتابوں کے چھاپنے کی کوشش کی۔ جو قرآن کریم اور اسلام کی خدمت پر مشتمل ہوں۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلا آدمی جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید پر نوٹس شائع کرنے کی توفیق دی وہ ایڈیٹر الحکم ہے۔ مجھ کو اچھی طرح یاد ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مجھ کو فرمایا۔

اگر سورہ فاتحہ کی تفسیر ہی شائع کر دو تو پورا کام ہے

مگر خدا تعالیٰ نے اس وقت مجھے پہلا پارہ اور پھر آہستہ آہستہ سورہ بقر شائع کر دینے کی توفیق دی۔ پھر قرآن مجید کے دس پارے بھی شائع کرنے کی توفیق ملی۔ بغرض یہ پہلا کام تھا جو قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق ہوا۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مکتوبات کی جمع و اشاعت کا کام بھی اسی خادم کے ہاتھ سے ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح زندگی کے کام کا آغاز بھی اسی نیاز مند کے ہاتھوں ہوا۔ میرے بعض مخلص اور دل سے محبت کرنے والے دوست مجھے کہا کرتے ہیں کہ

"تمہاری سوانح عمری میں یہ بات خصوصیت سے لکھنے کے قابل ہو گی۔ کہ شیخ یعقوب علی صاحب نے بڑے بڑے کاموں کی داغ بیل رکھی۔ یا تجویز کی۔ مگر وہ ختم نہ ہو سکے۔"

مجھے افسوس ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ میری حالت الاکف کی بجائے اگر یہی فقرہ چھپ جائے۔ تو میں انشاء اللہ زندہ جاوید ہو جاتا ہوں۔ ارادہ اور عزم تو میں کر سکتا ہوں توفیق ملنا خدا کے فضل پر موقوف ہے۔ اور بعض کاموں میں التواء مصالح الٰہیہ کے ماتحت ہوتا ہے

غرض کارخانہ الحکم کی مطبوعات اور تالیفات ایسی نہیں۔ کہ وہ غیر ضروری یا تاجرانہ ضرورت کا جزو ہوں۔ بلکہ نہایت مفید اور نہایت ضروری ہیں۔ مگر میں ان کی عام اشاعت اور احباب کے فائدہ کے خیال سے اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے شکریہ میں جو اس نے مجھ پر کئے ہیں۔ کتابوں کی قیمت میں انتہائی رعایت کا اعلان کرتا ہوں۔ یعنے کل کتابیں ⅓ قیمت پر دی جائیں گی۔ بجز سوانح حضرت مسیح موعود اور تاریخ مالابار کے۔ کہ یہ مجاہد مصری کا مال ہے۔ اور اس کی مدد کا موجب ہوگی

پس

اس کے لئے میں احباب کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ قریباً ۲۵۰ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ وہ اسے ضرور خریدیں۔

رعایتی کتب کی فہرست

احمدی خاتون کے

پرانے فائل۔ قیمت ایک فائل عہ

تاریخ مالابار

مجاہد مصری کی پہلی تصنیف مالابار کے دلچسپ حالات مجاہد مصری کی امداد ہے۔ اس لئے اس کی قیمت میں کوئی کمی نہیں کی گئی۔ اور یہ کتاب دفتر الحکم کو نہیں۔ دس ہے چونکہ کی قیمت ۱۰ ار ہے۔

سالانہ رپورٹ ۱۸۹۷

قیمت ۴ر

لیکچر گناہ

قیمت صرف ۲ر

تصنیف مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

ترجمۃ القرآن

پارہ ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و پارہ نمبر ۲۷، ۲۸، ۳۰ سب فی پارہ عہ کی بجائے صرف ۴ر میں دیا جائے گا۔ اس عظیم الشان رعایت سے اگر آپ فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئیگا

مرآۃ الجہاد

۱۲ صفحہ کی عمدہ کاغذ پر اصل کاغذ قیمت عہ جو کہ صرف ۱ر میں دیکھا دے گی۔

تہذیب

بچوں کو اخلاق سکھانے کا رسالہ ہے۔ قیمت اصل ۱ر رعایتی

برہان الحق

[illegible] کی تردید میں ایک [illegible] جواب [illegible] اصل قیمت ۱۲ر

رعایتی ۱ر مکتوبات احمدیہ فی نمبر ۲ر

مسلک مروارید ۳ حصے قیمت ۱۲ر

رد چکڑالوی قیمت صرف ۱ر ۱۰۰ صفحے کی کتاب ہے

حیات النبی

ہر دو جلد عہ

سیرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کی سوانح عمری مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کی تصنیف ہے قیمت صرف ۲ر اصل قیمت ۸ر

ادعیۃ القرآن

قرآن مجید کی دعائیں۔ قاضی اکمل صاحب نے قرآن مجید کی دعاؤں کا ترجمہ کیا ہوا اور ان کو ایک جگہ مکمل کیا۔ قیمت ۱ر

اس عظیم الشان رعایت کی میعاد جنوری ۱۹۲۴ء تک ہو گی۔

کتابیں دفتر الحکم سے مل سکیں گی

مینیجر الحکم

قادیان